ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:26نومبر 1964

مینجمنٹ آف دی ہندوستان کمرشل بینک لمیٹڈ، کانپور،

بنام

بھگوان داس

[پی.بی. گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم. ہدایت اللہ، جے. سی. شاہ، ایس. ایم. سکری، اور آر. ایس. بچاوت، جسٹس صاحبان]

سپریم کورٹ قوائد، آرڈر 13 قاعدہ 2-اپیل کرنے کی خصوصی اجازت کے لیے درخواست-آیا درخواست گزار کے پہلے ہائی کورٹ میں سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست دیئے بغیر اس پر غور کیا جا سکتا ہے-اور آرڈر 45 قاعدہ 1 کے تحت استثنی کے لیے درخواست دیے بغیر-آیا آرڈر 13 قاعدہ 2 لازمی ہے.

مدعاعلیہ کی طرف سے آرٹیکل 227 کے تحت دائر درخواست میں، ہائی کورٹ نے لیبر کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا. اس کے بعد اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کے سامنے ایک عرضی دائر کی جس میں آئین کے آرٹیکل 132 (1) اور آرٹیکل 133 کے تحت سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی تاکہ سپریم کورٹ میں اپیل کی اجازت دی جا سکے. عرضی کو اپیل گزار کو اس اطلاع کے ساتھ واپس کر دیا گیا کہ اسے دہلی میں نہیں بلکہ چندی گڑھ میں پیش کیا جانا چاہیے. اس کے بعد اپیل کنندہ نے اس درخواست کے ساتھ آگے نہیں بڑھا بلکہ اس کے لیے درخواست دی اور اسے آرٹیکل 136 کے تحت اپیل کرنے کے لیے ایک طرفہ خصوصی اجازت دی گئی.

مدعاعلیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت منسوخ کرنے کے قابل ہے اور یہ سپریم کورٹ قوائد کے آرڈر 13 قاعدہ 2 کی شرائط کی تعمیل کیے بغیر حاصل کی گئی تھی، جس کے تحت جب ہائی کورٹ یا دیگر ٹریبونل کے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پر سپریم کورٹ میں اپیل ہوتی ہے تو خصوصی اجازت کے لیے سپریم کورٹ میں کوئی درخواست اس وقت تک قبول نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ہائی کورٹ یا متعلقہ ٹریبونل کو پہلے منتقل نہیں کیا گیا ہو اور اس نے سرٹیفکیٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دینے سے انکار نہیں کیا ہو؛ اور مزید خصوصی اجازت سرٹیفکیٹ کے لیے ہائی کورٹ میں جانے سے استثنیٰ کے لیے درخواست کیے بغیر حاصل کی گئی ہو۔

حکم ہوا کہ: آرڈر 13 قاعدہ 2 کی شرائط کے پیش نظر جو کہ ایک لازمی قاعدہ ہے، اس معاملے میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے لیے کسی بھی درخواست پر تب تک غور نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ہائی کورٹ کو پہلے منتقل نہیں کیا گیا تھا اور سرٹیفکیٹ دینے سے انکار نہیں کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ قواعد کے آرڈر 45 قاعدہ 1 کے تحت، یہ عدالت، کافی وجوہات کی بنا پر، درخواست گزار کو آرڈر 13 قاعدہ 2 کے تقاضوں کی تعمیل سے معاف کر سکتی ہے؛ لیکن استثنیٰ کے لیے ایسی کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ آرڈر 13 قاعدہ 2 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حاصل کی گئی اپیل کی خصوصی اجازت اس لیے منسوخ کی جا سکتی تھی۔[267 G, H; 268 A]

یونین آف انڈیا بمقابلہ کشور لال گپتا [1960] 1، ایس سی آر 493، 500، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 58، سال 1964 اور سی ایم پی نمبر 2174، سال 1964۔

دیوانی متفرقہ نمبر 1322، سال 1961 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 23 فروری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ٹی آر بھاسن، اپیل کنندہ کے لیے۔
مدعا علیہ کی طرف سے ایم کے رام مورتی، ڈی پی سنگھ، آر کے گرگ اور ایس سی اگروالا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بچاوت نے سنایا۔
اس معاملے میں ہمارے فیصلے کے لیے پیدا ہونے والا مختصر نقطہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کو 21 اگست 1962 کو دی گئی اپیل کی خصوصی اجازت کو سپریم کورٹ قوائد، 1950 کے آرڈر 13، قاعدہ 2 کی شرائط کی عدم تعمیل کی وجہ سے منسوخ کیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ اپیل کنندہ بینک کی امرتسر شاخ کی ملازمت میں کیشیئر تھا۔ انہیں 5 مئی 1952 کو معطل کر دیا گیا اور بالآخر 24 جنوری 1959 کو اپیل کنندہ کی ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ اس دوران، ان پر تعزیرات ہند کی دفعہ 408 اور 420 کے تحت جرائم کا مقدمہ چلایا گیا۔ انہیں ٹرائل مجسٹریٹ نے 21 مارچ 1955 کو بری کر دیا تھا، اور بری کرنے کے حکم کے خلاف نظر ثانی کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست کو ایڈیشنل سیشن جج نے 23 جون 1955 کو مسترد کر دیا تھا. 9 جنوری 1961 کو، انہوں نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33(C)(2) کے تحت مرکزی حکومت لیبر کورٹ، دہلی کے پریذائیڈنگ آفیسر کے سامنے درخواست دائر کی، جس میں اپیل کنندہ سے 5 لاکھ روپے کی رقم کا دعوی کیا گیا. بینک فیصلے کے پیراگراف 521 (2)(c) کے لحاظ سے 16,000، بشمول معطلی کی تاریخ سے لے کر اس کی ملازمت کے خاتمے کی تاریخ تک مکمل تنخواہ اور الاؤنس. 28 مارچ 1961 کے ایک حکم نامے کے ذریعے لیبر کورٹ نے ایک کروڑ روپے تک کے دعوے کی اجازت دی. صرف 375، اور باقی دعوے کو مسترد کر دیا. 29 مئی 1961 کو مدعاعلیہ نے لیبر کورٹ کے حکم کے خلاف آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی. 23 فروری 1962 کے ایک حکم کے ذریعے پنجاب ہائی کورٹ کے ایک فاضل سنگل جج نے لیبر کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا، اور اسے قانون کے مطابق معاملے کا نئے سرے سے فیصلہ کرنے کی ہدایت کی. ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ بینک فیصلے کے پیراگراف 521 کے اثر اور دائرہ کار کے حوالے سے غلط فیصلہ دے کر اور مدعاعلیہ کو بری کرنے والے ٹرائل مجسٹریٹ کے فیصلے سے لیبر کورٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرنے اور فیصلے کے پیراگراف 521 کی دفعات کو نافذ کرنے میں ناکام رہی اور ان حالات میں آئین کے آرٹیکل 227 کی صحیح تشریح پر ہائی کورٹ کو متنازعہ حکم کو کالعدم کرنے کا اختیار حاصل تھا. 30 اپریل 1962 کو اپیل کنندہ نے دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ کے سرکٹ بنچ کے سامنے ایک عرضی دائر کی جس میں آئین کے آرٹیکل 132 (1) اور 133 کے تحت ایک سند جاری کرنے کی درخواست کی گئی تھی جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی تھی کہ اس معاملے میں آئین کے آرٹیکل 227 کی تشریح کے بارے میں قانون کے کافی سوالات شامل ہیں اور بصورت دیگر یہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں تھا. اس درخواست کو نقائص کی اصلاح کے لیے واپس کیا گیا تھا، اور اس کی نمائندگی 5 مئی 1962 کو کی گئی تھی. یکم جون 1962 کو عرضی دوبارہ اپیل گزار کو اس اطلاع کے ساتھ واپس کر دی گئی کہ اسے چندی گڑھ میں پیش کیا جانا چاہیے. اس کے بعد، اپیل کنندہ نے درخواست کے ساتھ آگے نہیں بڑھا، اور آرٹیکل 132 (1) اور 133 کے تحت سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے ہائی کورٹ کا رخ نہیں کیا. 7 جولائی 1962 کو اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کی خصوصی اجازت کے لیے درخواست پیش کی. اس درخواست میں، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 227 کی مناسب تشریح کے بارے میں قانون کے مختلف سوالات اٹھائے، اور آرٹیکل 132 (1) اور 133 کے تحت درخواست پیش کرنے سے متعلق حقائق بھی بیان کیے. 21 اگست 1962 کو اپیل کنندہ کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپیل کرنے کے لیے یک طرفہ خصوصی اجازت دی گئی. اپنے مقدمے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بیان میں مدعاعلیہ نے دلیل دی کہ اپیل گزار کو دی گئی خصوصی اجازت منسوخ کی جاسکتی ہے، اس لیے کہ اجازت آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت فٹنس کے سرٹیفکیٹ کے لیے ہائی کورٹ جانے سے استثنی کی درخواست دائر کیے بغیر حاصل کی گئی تھی. 18 جولائی 1964 کو مدعاعلیہ نے خصوصی اجازت کی منسوخی کے لیے درخواست بھی دائر کی. مدعاعلیہ کی دلیل یہ ہے کہ خصوصی اجازت کو منسوخ کر دیا جانا چاہیے، کیونکہ یہ سپریم کورٹ کے قواعد کے حکم 13، قاعدہ 2 کی دفعات کی تعمیل کیے بغیر حاصل کی گئی تھی، جو اس طرح پڑھتی ہے:

> **"جہاں ہائی کورٹ یا دیگر ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پر سپریم کورٹ میں اپیل ہوتی ہے، خصوصی اجازت کے لیے سپریم کورٹ میں کوئی درخواست اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ ہائی کورٹ یا متعلقہ ٹریبونل کو پہلے منتقل نہیں کیا گیا ہو اور اس نے سرٹیفکیٹ دینے سے انکار نہیں کیا ہو."**

اب آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ کے واحد جج کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں کوئی اپیل نہیں کی گئی ہے. لیکن چونکہ اپیل میں آئین کے آرٹیکل 227 کی تشریح کے حوالے سے قانون کا ایک اہم سوال شامل ہے، اس لیے یہ آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پر مشتمل ہو گا. اپیل کنندہ نے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے ہائی کورٹ کا رخ نہیں کیا، حالانکہ اس نے پہلے ایک درخواست پیش کی تھی جس میں اس بنیاد پر سرٹیفکیٹ دینے کی درخواست کی گئی تھی. آرڈر 13، قاعدہ 2 کے پیش نظر، اس معاملے میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے لیے اس عدالت میں کسی بھی درخواست پر تب تک غور نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ہائی کورٹ کو پہلے منتقل نہ کیا گیا ہو اور سرٹیفکیٹ دینے سے انکار نہ کر دیا گیا ہو. سپریم کورٹ قوائد کے آرڈر 45، قاعدہ 1 کے تحت، یہ عدالت، کافی وجوہات کی بنا پر، اپیل کنندہ کو آرڈر 13، قاعدہ 2 کے تقاضوں کی تعمیل سے معاف کر سکتی ہے. اب تک، اپیل کنندہ نے آرڈر 13، قاعدہ 2 کی تعمیل سے استثنی کے لیے اس عدالت میں درخواست نہیں کی ہے. استثنی کے کسی حکم کی عدم موجودگی میں، حکم 13، قاعدہ 2 پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے، اور بغیر کسی رکاوٹ کے حکم دیتا ہے کہ اپیل کی خصوصی اجازت کے لیے اس عدالت میں کسی بھی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا. قاعدہ لازمی ہے. ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حاصل کی جانے والی اپیل کی خصوصی اجازت منسوخ کی جاسکتی ہے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یونین آف انڈیا بمقابلہ کشوری لال گپتا اینڈ برادران ([1]) کے معاملے پر انحصار کرتے ہوئے، مسٹر بھاسن کا کہنا ہے کہ اس آخری مرحلے پر اجازت منسوخ نہیں کی جانی چاہیے۔ اس معاملے میں، ہائی کورٹ کے سنگل جج کے فیصلے سے اپیل کرنے کی خصوصی اجازت ہائی کورٹ کے اپیلیٹ بنچ میں پہلے اپیل کیے بغیر حاصل کی گئی تھی۔ اگرچہ اجازت کو جلد از جلد منسوخ کیا جا سکتا تھا، اگر اعتراض جلد از جلد لیا جاتا، تو بے حد تاخیر کے بعد کی گئی اجازت کو منسوخ کرنے کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ آخری مرحلے میں منسوخی اپیل گزار کے لیے تعصب کا باعث بنے گی؛ کیونکہ اگر اعتراض جلد از جلد لیا جاتا، تو اپیل گزار کو لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو ترجیح دینے کا موقع ملتا اور اپیل گزار کو جواب دہندگان کی غلطی کی وجہ سے تکلیف نہیں پہنچائی جا سکتی تھی۔ اس صورت میں، کسی لازمی اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خصوصی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ مزید برآں، منسوخی کے لیے درخواست دائر کرنے میں تاخیر نے اپیل کنندہ کو متعصبانہ بنا دیا تھا۔ فوری معاملے میں، اپیل کی خصوصی اجازت آرڈر 13، قاعدہ 2 کی لازمی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حاصل کی گئی تھی۔ مزید برآں، یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کو مدعا علیہ کی کسی غلطی یا اعتراض اٹھانے میں کسی تاخیر کے لیے کسی تعصب کا سامنا کرنا پڑا۔

ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو دی گئی اپیل کی خصوصی اجازت کو منسوخ کیا جائے۔ اس عدالت کی طرف سے دیا گیا حکم امتنائی، اگر کوئی ہو، منسوخ تصور ہووے۔ اپیل کے اخراجات بذمہ فریقین۔

خصوصی اجازت منسوخ کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document